ہفتہ 2 نومبر 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 2 نومبر 2002ء 26 شعبان 1423 ہجری - 2 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 251

خدا کو یاد کرنے والا زندہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ حدیث نمبر 5928)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

سانس کی تکلیف میں افاقہ ہے اور دل کی کیفیت بھی بہتر ہے

احباب درد دل کے ساتھ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

(مرسلہ ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

مورخہ 31- اکتوبر 2002ء کو لندن وقت کے مطابق شام سات بجے ڈاکٹر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ کا معائنہ کیا- قے آنے کے نتیجہ میں کچھ مواد پھیپھڑوں میں چلے جانے کی وجہ سے پھیپھڑے متاثر ہوئے تھے- جس کے لئے فوری طور پر سانس دلانے کی مشین لگائی گئی- ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق اب سانس کی تکلیف میں کافی افاقہ ہے- اور مشین کی ضرورت بتدریج کم ہو رہی ہے- آئندہ 24 گھنٹوں تک مزید مشین لگائے رکھنے کا فیصلہ ڈاکٹر صاحبان نے کیا ہے- کیونکہ پھیپھڑے ابھی خاطر خواہ طور پر صاف نہیں ہوئے- جس کی وجہ سے تشویش کا پہلو ابھی قائم ہے- دل کی عمومی کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش ہے- اسی طرح خون کی نالی کے آپریشن کے بارہ میں بھی ڈاکٹر صاحبان نے اطمینان کا اظہار کیا ہے-

حضور انور کو ابھی کچھ دن I.C.U میں ہی رکھا جائے گا- ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب، ڈاکٹر نعیم احمد صاحب اور حضور انور کی بیٹیاں حضور ایدہ اللہ کے پاس I.C.U میں جاتی رہیں-

احباب جماعت درد دل کے ساتھ دعاؤں صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم اپنے فضل سے ان پیچیدگیوں کو دور فرمائے- اور آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے- اور حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے- آمین-

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری (درثمین)

رمضان میں درس قرآن

رمضان المبارک کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرمعارف درس قرآن کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ شام چار تا ساڑھے پانچ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر نشر کی جائے گی- احباب کرام رمضان کے بابرکت ایام میں ان درسوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں-

(نظارت اشاعت)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 27- اکتوبر 2002ء کو منعقد ہوئی- جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے آپ نے دوران سال مختلف شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی پر انعامات تقسیم کئے اور پھر مختصر خطاب میں خدام کو صبر و تحمل اور دعاؤں کی عادت ڈالنے کی تلقین فرمائی- دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی-

سول انجینئر کی ضرورت

ہمیں اپنے تعمیری منصوبہ کے لئے ایک سول انجینئر کی ضرورت ہے- جو کہ مندرجہ ذیل قابلیت کا حامل ہو-

1- تعمیراتی کام کا کم از کم تجربہ پانچ سال

2- سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ تین سال یا اس کا مساوی

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہش مند حضرات صدر محلہ یا امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست مع متعلقہ کاغذات کے ساتھ مورخہ 14 نومبر 2002ء کو وکیل المال ثالث کو بالمشافہ ملیں۔

(وکیل المال ثالث تحریک جدید ربوہ)

نئے پودوں کی ورائٹی

گلشن احمد نرسری ربوہ میں درج ذیل پودوں کی ورائٹی دستیاب ہے- احباب استفادہ فرمائیں-

(1) پھل دار پودے کنو، انجیر، آڑو، مسمی اور چائنی لیموں وغیرہ- (2) موسمی پنیریاں، گیندا، جعفری اور ڈیلیا وغیرہ نرسری میں سستے داموں دستیاب ہیں-

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1947ء ③

3 جون حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (ولادت 1855ء بیعت 1897ء) آپ پرنسپل جامعہ اور مفتی سلسلہ بھی رہے

13 جون حضور نے تمام احمدی بالغ مرد وزن کو ملکی صورت حال کے پیش نظر باقاعدہ تہجد پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

17 جون حضور نے تقسیم پنجاب کے خلاف سکھ قوم کو بیدار کرنے کے لئے ایک پرزور مضمون شائع فرمایا جس کا عنوان تھا" سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل" حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اسی موضوع پر پے در پے مضامین لکھے۔

جون مسلم لیگ کی طرف سے حد بندی کمیشن میں ترجمانی کے لئے قائداعظم نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا انتخاب کیا۔ آپ نے 17 جون کو دہلی میں قائداعظم سے ملاقات کی اور پھر مسلم لیگی کارکنوں کو ضروری ہدایات دیں۔ جولائی میں آپ نے مسلم لیگ کی طرف سے محضر نامہ تیار کیا۔

جون مولوی محمد زہدی صاحب بورنیو میں مستقل مشن قائم کرنے کے لئے پہنچے

جون تفسیر القرآن انگریزی جلد اول (فاتحہ تا کہف) کی اشاعت۔ جس کے شروع میں حضور نے پرمعارف دیباچہ تحریر فرمایا جو بعد میں دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے الگ بھی شائع کیا گیا۔

جون پہلی بار دو ہسپانوی باشندوں نے احمدیت قبول کی۔ حضور نے ان کے اجمل احمد اور فلاح الدین رکھے۔

2 جولائی حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ میں مشن قائم کرنے کے لئے انگلستان سے ہیگ پہنچے اور ایک کمرہ کرایہ پر لے کر خدمت دین کا آغاز کیا۔

17 جولائی تقسیم ہند کی سکیم کے ماتحت سرحد میں استصواب رائے ہوا۔ جماعت احمدیہ نے سرحد مسلم لیگ کی امداد کے لئے ایک خصوصی وفد بھجوایا جس کی خدمات کا اعتراف مسلم لیگ ریفرنڈم کمیٹی کے صدر نے واضح الفاظ میں کیا۔

18 جولائی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا" اسسٹنٹ سرجن"

19 جولائی نائب وزیر ہند کے ایک نامناسب بیان پر جماعت کا وزیراعظم برطانیہ کے نام احتجاجی تار۔

جولائی حد بندی کمیشن میں مسلم لیگ اور جماعت احمدیہ کا کیس پیش کرنے کے لئے جماعت کی غیر معمولی خدمات۔ برطانیہ کے ایک ماہر جغرافیہ دان کو منگوایا گیا اور امریکہ سے باؤنڈری لٹریچر درآمد کیا گیا۔ ضروری معلومات اور نقشے بے حد عرق ریزی سے تیار کئے گئے۔ مسلم لیگ کی تحریک پر جماعت نے اپنا علیحدہ محضر نامہ شامل کیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 229

تلاوت قرآن کی بدولت

آسمانی فیضان

حضرت مسیح موعود نے 28 دسمبر 1903ء کے خطاب عام کے دوران یہ نکتہ معرفت بیان فرمایا کہ مومن کو قرآن شریف کے فقط صوری ہی نہیں معنوی اعتبار سے اعراض سے بھی یکسر اجتناب کرنا چاہئے جو یہ ہے کہ" تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا"

اس کے بعد حضور نے سیدنا حضرت جعفر صادق (ولادت 20 اپریل 702ء وفات 4 دسمبر 765ء) کی نسبت بتایا کہ

"امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے کہ میں اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 519-520)

امن کے سفیر

حضرت مسیح موعود نے 30 نومبر 1905ء کی ایک مجلس خاص میں بھی حضرت امام حسن علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"حضرت حسنؓ نے میری دانست میں بہت اچھا کیا کہ خلافت سے الگ ہو گئے۔ پہلے ہی ہزاروں خون ہو چکے تھے۔ انہوں نے پسند نہ کیا کہ اور خون ہوں۔ اس لئے معاویہؓ سے گزارہ لے لیا"

پھر فرمایا:-

حضرت امام حسن نے پسند نہ کیا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بڑھے اور خون ہوں۔ انہوں نے امن پسندی کو مدنظر رکھا"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 579-580)

عالمی غلبہ کے روحانی ہتھیار

حضرت اقدس کی زبان مبارک سے تسخیر قلوب عالم کے مجرب ذرائع:

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار۔ استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو" (ملفوظات جلد پنجم طبع اول صفحہ 303)

آستانہ نبویﷺ کی فدائی جماعت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعویٰ مسیحیت (جنوری 1891ء) کی پہلی کتاب کا ایک حقیقت افروز اقتباس:۔

"کون اس جماعت کثیر کا دوسری جگہ وجود دکھلا سکتا ہے جو تعداد میں دس ہزار سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی اور کمال اعتقاد اور انکسار اور جانفشانی اور پوری محویت سے سچائی کے حاصل کرنے اور راستی کے سیکھنے کے لئے آستانہ نبوی پر دن رات پڑی رہتی تھی بے شک حضرت موسیٰ کو بھی ایک جماعت ملی تھی مگر وہ کیسی اور کس قدر سرکش اور متمرد اور روحانی محبت اور صدق قدم سے دور اور مہجور رہنے والی تھی اس بات کو بائبل کے پڑھنے والے اور یہودیوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے محض بت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہردم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دیا یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی محبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا"

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ص 20)

سلوک و جذب

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

"صوفیوں نے ترقیات کی دو راہیں لکھی ہیں ایک سلوک اور دوسرا جذب۔ سلوک وہ ہے جو لوگ آپ عقلمندی سے سوچ کر اللہ و رسول کی راہ اختیار کرتے ہیں...... سالک کا یہ کام ہونا چاہئے کہ اول رسول اکرم کی مکمل تاریخ پڑھے پھر پیروی کرے اسی کا نام سلوک ہے۔ اس راہ میں بہت مصائب و شدائد ہوتے ہیں ان سب کو اٹھانے کے بعد ہی انسان سالک ہو جاتا ہے اہل جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلوک کے درجہ پر ہی نہیں رکھتا بلکہ خود ان کو مصائب میں ڈالتا اور جاذبہ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول طبع اول صفحہ 26-27)

پبلشر آغا سیف اللہ ـ پرنٹر قاضی منیر احمد ... قیمت

رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)

نورانی انسان

غالباً16-1915ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹرایچ اے والٹرتشریف لائے۔ان کے ساتھ لاہور کے ایف سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹرلوکاس بھی تھے۔ مسٹر والٹرایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق ایک کتاب لکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے قادیان آکر سلسلہ کے مختلف ادارے دیکھے اور بالآخر خواہش ظاہر کی کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قادیان کی بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود کے ایک قدیم اور فدائی رفیق منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں بیت میں تشریف رکھتے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے دریافت کیا کہ:

”آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پرزیادہ اثر کیا“؟

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:۔

”میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں۔ میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے“۔

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ اور وہ محو حیرت ہو کر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے کتاب ”احمدیہ موومنٹ“ میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ:۔

”مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں۔ مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں میں ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے“۔

(احمدیہ موومنٹ مصنفہ مسٹرایچ اے والٹر بحوالہ درمنثور مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ص76تا78)

حضرت مسیح موعود کے لئے پونڈ جمع کئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”مجھے وہ نظارہ کبھی نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت مسیح موعود کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا۔ اور خادمہ یا کسی بچے نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے۔

میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کھڑے تھے۔ وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر ایسی رقت طاری ہو گئی اور وہ چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ اور ان کے رونے کی طاقت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ لیکن میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان سے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اسی طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے منشی اروڑے خان صاحب مرحوم نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے کچہری میں وہ چپڑاسی کا کام کرتے تھے پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے پھر اور ترقی کی۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی کر کے نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار ہو کر ریٹائر ہوئے ابتداء میں ان کی تنخواہ دس پندرہ روپے سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔

جب ان کو ذرا صبر آیا تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے میں غریب آدمی تھا۔ مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی پھر قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ پیدل طے کرتا تھا تا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں۔ مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہوتا۔ یہاں آکر جب میں امراء کو دیکھتا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ہزاروں روپیہ جمع کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ شاید بیس پچیس تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینہ کچھ رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دوں گا پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا۔ پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنا شروع کر دی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو دوسرا پونڈ لیا۔ اسی طرح میں آہستہ آہستہ کچھ رقم جمع کر کے انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کرونگا مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو.......... یہاں تک پہنچے تھے کہ پھر ان پر رقت کی حالت طاری ہو گئی اور وہ رونے لگ گئے آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود کی وفات ہو گئی۔

یہ اخلاص کا ایک شاندار نمونہ ہے کہ ایک شخص چندے بھی دیتا ہے۔ قربانیاں بھی کرتا ہے۔ مہینہ میں دو تین مرتبہ جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان بھی پہنچ جاتا ہے سلسلہ کے اخبارات اور کتب بھی خریدتا ہے۔ مگر پھر امراء کو دیکھ کر اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سونا پیش کرتے ہیں میں کیوں پیچھے رہوں۔

تقویٰ کی بہترین مثال

حضرت مرزا عبدالحق صاحب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

”تقویٰ کا بھی آپ میں خاص رنگ تھا۔ قادیان سے قریب بھامبڑی میں ہمارا جلسہ ہوا اس میں حضرت میر صاحب بھی تشریف لے گئے اور علماء بھی گئے معاندین نے فساد کر دیا اور بعد میں ہمارے بزرگوں کے خلاف جھوٹی رپورٹ بھی دے دی۔ جس میں ہمارے بعض معززین کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ انہیں میں حضرت میر صاحب بھی تھے۔ چوہدری محمد اسحاق صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے اس مقدمہ کی سماعت کی۔ شہادت استغاثہ کے ختم ہونے کے بعد ہماری طرف سے شہادت صفائی پیش ہوئی۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم ہمارے گواہ صفائی تھے۔ آپ نے اپنے بیان میں حضرت میر صاحب کے متعلق فرمایا کہ آپ ایک نہایت معزز سید خاندان سے ہیں عالم قرآن وحدیث ہیں۔ اور بعض اور وجاہت کے پہلو بھی بیان فرمائے۔ حضرت میر صاحب اس وقت میرے پاس ہی کرسی پر بیٹھے تھے۔ باوجود ملزم ہونے کے عدالت آپ کو ہمیشہ کرسی دیتی تھی۔ جب محترم خان صاحب مرحوم یہ بیان دے رہے تھے۔ تو حضرت میر صاحب کے آنسو رواں ہو گئے۔ آپ نے رومال نکال کر اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔ اور آہستہ سے نہایت رقت سے مجھے فرمانے لگے۔ مرزا صاحب! ان چیزوں سے انسان بخشا نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔ آپ کے الفاظ تو مجھے پورے طور پر یاد نہیں۔ لیکن ان کا مفہوم وہی ہے جو میں نے لکھا ہے۔ آپ کی آواز میں خاص درد انگیز رقت تھی اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

اس کیس میں جس روز آپ کا بیان ہوا۔ آپ میرے پاس ہی میرے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے مجھے اندر سے بلا کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھا لیا۔ اور بڑی رقت کے ساتھ فرمانے لگے کہ مجھ سے کوئی نادانستہ غلط بیانی تو نہیں ہو گئی۔ میں نے تسلی دی۔ لیکن آپ کے آنسو بہنے لگ گئے اور آپ فرماتے رہے یا اللہ! اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو مجھے معاف فرمانا۔ آپ کا بیان واقعات کے بالکل مطابق تھا لیکن تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ہر حال میں خدا سے ڈرتے۔

(الفرقان حضرت میر محمد اسحاق نمبر 27,26)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان کا بیان ہے:۔

اس مقدمہ کے دوران میں ایک دفعہ جب کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی شہادت ہمارے فریق مخالف کے خلاف ہو رہی تھی تو ایک ایسی بات جس سے فریق ثانی پر حرف آتا تھا وکیل مخالف کے سوال کرنے پر حضرت میر صاحب نے بتائی۔ تب فریق مخالف کے فریق نے آپ پر جرح کی کہ یہ بیان آپ نے پولیس میں کیوں نہیں دیا تھا۔ کیونکہ آپ کے پولیس کے بیانوں میں نہیں ہے جواب میں آپ نے فرمایا میں تو اب بھی عدالت میں یہ بیان دینے کے لئے تیار نہ تھا لیکن آپ لوگوں نے پوچھا ہے تو مجھے مجبوراً جواب دینا پڑا۔ ورنہ میں قطعاً بیان نہ کرتا۔

(ایضاً ص45)

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد لکھتے ہیں:۔

”اس مقدمہ میں فریق ثانی کے وکیل نے میر صاحب پر جرح کی۔ اور یہ سوال بھی کیا کہ بھامبڑی والوں نے آپ کے جلسہ میں مزاحمت کی۔ اس لئے آپ کے دل میں ان کے خلاف غم وغصہ ضرور پیدا ہوا ہو گا۔ حضرت میر صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ غم وغصہ نہیں بلکہ رحم اور ہمدردی کے جذبات میرے دل میں آپ کے مؤکلوںؒ کے لئے پیدا ہوئے۔ اس جواب سے مجسٹریٹ متبسم اور محظوظ ہوا اور وکیل فریق ثانی شرمسار۔ (ایضاً ص53)

محترم جناب شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔

”مجسٹریٹ میر صاحب سے باادب پیش آتا

تھا۔لیکن خاکسار نے دیکھا کہ میر صاحب جب عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو 3-4 منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے ہم سب بھی تقلیداً کھڑے رہتے۔حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔یہ ماجرا میں نے کئی بار دیکھا۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔آخر میں نے ایک دن میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا۔آپ چشم پر آب ہو گئے فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا اس لئے جب بھی عدالت جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔تو حضرت مسیح موعود کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔(نمبر مذکور ص53)

دارالشیوخ کے بچے

محترم جناب مولانا برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میر اسحٰق صاحب حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب محترم شاہ صاحب کی کوٹھی کے پاس کھڑے تھے۔محترم شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی کوٹھی کے پاس باغ میں اس اس قسم کے پودے اور پیڑ لگائے ہیں۔اور محترم چوہدری صاحب نے بھی اپنی کوٹھی کے باغ کے آموں اور امرودوں کے پیڑوں کا ذکر کیا۔عین اس وقت دارالشیوخ کے چند یتیم ومساکین طلباء جن میں سے بعض نابینا بھی تھے سامنے سڑک سے گزرے۔حضرت میر صاحب نے ان بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تو یہ پودے لگائے ہیں۔خدا تعالیٰ ان کو سرسبز وشاداب رکھے اور پروان چڑھائے۔(نمبر مذکور ص56,55)

ایک نووارد سے حسن سلوک

خاکسار کے طالب علمی کے زمانہ کی بات ہے۔ ایک لڑکا قادیان میں آیا اور یہ ظاہر کیا کہ میں معزز ہندو گھرانے کا چشم و چراغ ہوں جالندھر کا باشندہ ہوں اور میرا بھائی جالندھر میں بیرسٹر ہے۔میں مومن ہونا چاہتا ہوں۔حضرت میر اسحٰق صاحب ناظر ضیافت تھے۔ایک ہندو اور پھر اعلیٰ خاندان کا فرد سمجھ کر آپ نے اس کی خوب خاطر و مدارات کی اعلیٰ غذا اور عمدہ رہائش کا انتظام کیا۔جب دو اڑھائی ماہ گزر گئے تو پتہ

چلا کہ اس لڑکے نے محض اپنا اعزاز قائم کروانے کے لئے اپنے آپ کو ہندو ظاہر کیا۔ورنہ وہ ایک متوسط طبقہ کے (دیلی) گھرانے کا فرد ہے۔آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور نہایت ہی نرمی خلق اور محبت کے ساتھ اس پر یہ بات ظاہر کی کہ گو ہمیں اصل واقعہ کا علم ہو گیا ہے۔لیکن ہم آپ کے اعزاز میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔آپ جس طریق پر یہاں رہائش پذیر ہیں۔اسی طریق پر ہم آپ کو رکھیں گے آپ پہلے سے زیادہ ذوق اور شوق کے ساتھ دینی کتب کا مطالعہ شروع کریں اور ہرگز اس امر کو محسوس نہ کریں۔کہ آپ سے غلطی سرزد ہو گئی ہے۔انسان کمزور ہے غلطی کر بیٹھتا ہے۔غرضیکہ اسے بہت تسلی اور تشفی دی۔اور ملازموں کو بھی ہدایت کر دی کہ ان کا اعزاز بدستور قائم رہے۔لیکن وہ بہت ہی شریف النفس اور شرمیلا لڑکا تھا ایک دو دن بعد ہی وہ ندامت اور شرمندگی کی وجہ سے وہاں سے روپوش ہو گیا لیکن حضرت میر صاحب کے اخلاق حسنہ اور شریفانہ برتاؤ کا اس پر ایسا اثر تھا کہ احمدیت اس کے رگ وریشہ میں سرایت کر گئی اور وہ احمدیت کا والا وشیدا ہو گیا۔میں نے اسے دیکھا کہ وہ جلسہ سالانہ اور دوسری اہم تقریبات پر ہمیشہ مرکز میں آتا۔مگر مفلر یا رومال سے منہ کو اکثر لپیٹے رکھتا۔اور جب گھر واپس جاتا۔تو اشاعت احمدیت میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا۔مجھے پتہ چلا کہ بعض اچھے اچھے لوگوں نے اس کے ذریعہ سے بیعت کی۔

یہ واقعہ بظاہر معمولی سا نظر آتا ہے لیکن اگر اس پر غور کیا جائے تو اس سے حضرت میر صاحب کی بلندی اخلاق اور علو مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔اگر حضرت میر صاحب کی جگہ کوئی عام آدمی ہوتا۔تو یقیناً اسے سخت شرمندہ کرتا اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے مرکز سے نکال دیتا۔اور اگر زیادہ سخت ہوتا تو ممکن ہے پولیس کے حوالہ کر کے اس پر مقدمہ چلواتا۔لیکن وہ پھر زندگی بھر کیلئے احمدیت کا دشمن ہو جاتا۔

حضرت اماں جان

جب حضرت مسیح موعود نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدا سے علم پا کر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے ایک دن دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں نماز پڑھ کر بڑی گریہ وزاری اور سوز وگداز سے یہ دعا کر رہی ہیں۔کہ خدایا تو اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور اپنی قدرت نمائی سے پورا فرما۔جب وہ دعا سے فارغ ہوئیں تو حضرت مسیح موعود نے دریافت فرمایا کہ تم یہ دعا کر رہی تھی تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجہ میں تم پر سوکن آتی ہے؟ حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا:۔

"خواہ کچھ ہو مجھے اپنی تکلیف کی پروا نہیں میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے منہ کی بات اور پیشگوئی پوری ہو"

دوست سوچیں اور غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ اور کس تقویٰ کا مقام ہے کہ اپنی ذاتی راحت ذاتی خوشی کو کلیتہً قربان کر کے خدا کی رضا کو تلاش کیا جا رہا ہے۔اور شاید منجملہ دوسری باتوں کے یہ ان کی اس بے نظیر قربانی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشروط پیشگوئی کو اس کی ظاہری صورت سے بدل کر دوسرے رنگ میں پورا کر دیا۔

(سیرت طیبہ مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ص106)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ

محترم چوہدری صاحب کی کتاب "میری والدہ" میں چوہدری صاحب کی والدہ کے اس قدر رویا اور کشوف درج ہیں۔اور پھر سارے کے سارے ہی ایمان افروز اور روح افزاء ہیں۔دو رویا کا میں ذکر کرتا ہوں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود کی رفیقات کو بھی کس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین تھا اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں کس قدر اپنے فضلوں سے نوازتا تھا۔

آپ نے اپنے بیٹے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔میں نے رویا میں دیکھا

تمہارے والد (جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب) ایک میز کے سامنے کرسی پر بیٹھے کچھ لکھ رہے ہیں اور اپنے کام میں بہت منہمک ہیں۔اس کمرہ میں ایک صوفہ پر ایک جوان عورت بیٹھی ہوئی ہے اور شکر اللہ خان (برادر چوہدری محمد ظفر اللہ خان) نے تمہارے والد سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر آپ جا رہے ہیں تو اس عورت کو ساتھ لیتے جائیں۔تمہارے والد نے وہیں سے گردن پھیر کر (گویا اپنے کام میں حرج پسند نہیں کرتے اور جلد ختم کرنا چاہتے ہیں) جواب میں کہا "میاں" مجھے تو جمعہ کے دن چھٹی ہو گی"۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ چھٹی کے دن سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جمعہ کا دن شروع ہوتے ہی رخصت ہو جائیں گے۔اس لئے ڈاکٹر خواہ کچھ کہیں۔تم ابھی سے سب انتظام کر لو۔اور جمعرات کی شام تک تیاری مکمل کر لینا تاکہ ان کے رخصت ہوتے ہی ہم انہیں قادیان لے چلیں۔تمہیں ایسا موقعہ پہلے کبھی پیش نہیں آیا۔ایسا نہ ہو کہ وقت پر گھبرا جاؤ اللہ تعالیٰ کی رضا ایسے ہی معلوم ہوتی ہے۔اس لئے ابھی سے تیاری کر لو۔ اپنے بھائیوں کو لکھ دو۔کہ وہ تو فوراً پہنچ جائیں اور ایک تمہاری ہمشیرہ کو لینے چلا جائے لیکن جو تمہاری ہمشیرہ کو لینے جائے اسے تاکید کر دی جائے کہ جمعرات کے دن سورج غروب ہونے سے قبل یہاں پہنچ جائے۔یہ بھی انہیں لکھ دو کہ تمہارے والد کے کفن کی چادریں فلاں جگہ رکھی ہیں وہ اپنے ساتھ لیتے آئیں لیکن اور کسی کو خبر نہ کریں۔ورنہ گاؤں کے سب لوگ یہاں جمع ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا صندوق کی تیاری کے لئے کہہ دو۔اور تاکید کر دو کہ جمعرات کی شام تک تیار ہو جائے اور موٹریں بھی کرایہ پر کر لو اور ان کے متعلق ہدایت دے دو کہ نصف شب کے بعد دو بجے آ جائیں۔

چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق سب انتظام کر دیا۔یہ منگل کا دن تھا۔سوائے سانس کی خفیف تکلیف کے بظاہر والد صاحب کو کوئی تکلیف نہ تھی پوری ہوش میں تھے اور بات چیت کرتے تھے۔لیکن کمزوری آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی۔

محترم چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ جمعرات کے روز اور عصر کے بعد بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر تشریف لائے اور خاکسار کو باہر بلا بھیجا۔صندوق اور موٹروں کا انتظام ان کے سپرد تھا۔انہوں نے بتایا کہ صندوق تیار ہے اور بیت الذکر میں رکھوا دیا گیا ہے۔موٹریں کرایہ پر کر لی گئی ہیں اور نصف شب کے بعد دو بجے یہاں آ جائیں گی۔پھر دریافت کیا کہ چوہدری صاحب کیسے ہیں؟ میں نے بتایا کہ میں ان کے پاس سے باتیں کرتا ہی اٹھ کر آیا ہوں"۔

جب شام کے کھانے کا وقت آیا تو باصرار تمام مہمانوں سے کہا کہ جاؤ اور کھانا کھاؤ جب بعض نے تامل کیا تو والد صاحب نے پھر اصرار کیا اور کہا ملازم انتظار کرتے رہیں گے انہیں بھی فارغ کرنا چاہئے۔

ابھی مہمان کھانا کھا رہے تھے۔تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے والد پسند کریں تو ان کا پلنگ مردانہ صحن میں لے چلیں وہ زیادہ فراخ اور ہوادار ہے اور یہ اکثر وہیں سویا کرتے تھے۔میں نے والد صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہاں لے چلو۔میں نے کہا کیا وہ صحن آپ کو زیادہ پسند ہے تو والدہ صاحبہ نے فرمایا وہ تو فوت بھی ہو چکے ہیں۔اور یوں وہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے چنانچہ دیکھا تو فوت ہو چکے تھے۔

والدہ صاحبہ نے کلمہ شریف پڑھا اور اناللہ کہا اور دعا کی "یا اللہ اپنے فضل سے انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دیجئو"۔

پھر خاکسار سے کہا کہ پلنگ مردانے میں لے جاؤ اور انہیں قادیان لے جانے کی تیاری کرو۔ چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ اس تیاری کے دوران میں میں دبے پاؤں دو تین مرتبہ زنانہ میں گیا۔تا معلوم کروں کہ والدہ صاحبہ کا کیا حال ہے۔میں نے دیکھا کہ وہ مستورات میں بیٹھی ہوئی اطمینان سے والد صاحب کی بیماری کے حالات بیان کر رہی ہیں۔

جنازہ لاہور سے قادیان لے جایا گیا حضرت مصلح موعود کا تار ڈلہوزی سے آیا کہ اگر طبی لحاظ سے جنازہ میں تاخیر نامناسب نہ ہو تو انتظار کی جائے ہم خود جنازہ پڑھائیں گے۔ڈاکٹر صاحبان نے ملاحظہ کے بعد رائے دی۔کہ تاخیر میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ حضور تشریف لائے اور ہفتہ کے دن 4 ستمبر صبح 9 بجے کے قریب نماز جنازہ پڑھائی۔

احباب اندازہ لگائیں اس عورت کے ایمان کا جو اپنے خاوند کے متعلق رویا میں دیکھتی ہے کہ وہ جمعہ کا دن شروع ہونے سے قبل فوت ہو جائیں گے۔اور اسے اپنی خواب پر اس قدر یقین ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی اس کی وفات سے دو تین دن قبل اپنے لائق وفائق فرزند کو حکم دیتی ہے کہ جمعرات تک اپنے تمام عزیزوں کو بلا لو اور نعش کو قادیان لے جانے کے لئے موٹریں بھی کرایہ پر کر لو۔چنانچہ ایسا کر دیا جاتا ہے اور عین خواب کے مطابق اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے۔

"Under the Absolute Amir of Afghanistan"

انگریز انجینئر فرینک مارٹن کی تاریخی کتاب کی تلخیص

بیسویں صدی کے آغاز پر افغانستان کے سیاسی، سماجی اور معاشرتی حالات اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی بے مثال قربانی کا تذکرہ

ترجمہ و تلخیص: ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط اول

کسی ملک یا کسی دور کی تاریخ میں صرف اہم واقعات یا اہم شخصیات کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس معاشرے کے عمومی حالات کیا تھے؟ لوگوں کا تعلیمی اور ذہنی معیار کیسا تھا؟ عوام اور خواص کو کن مسائل کا سامنا تھا؟ اور وہ کس طرح سوچتے تھے؟ ان کی روزمرہ کی زندگی کیا تھی؟ یہ سب باتیں مل کر تاریخ کے دھارے کا تعین کرتی ہیں۔

گزشتہ صدی کے آغاز میں مذہب کے نام پر ظلم کی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی افغانستان میں پہلے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو شہید کیا گیا اور پھر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور ان کے بعد کچھ اور احمدیوں کو ظالمانہ طریق پر صرف مذہبی اختلافات کی بناء پر شہید کر دیا گیا۔ اس طرح یہ بدنصیبی افغانستان کے حصے میں آئی کہ وہاں پر اس وحشیانہ سلسلے کا آغاز ہوا۔ اس وقت افغانستان کے دربار، معاشرے اور عوام کے حالات کیا تھے؟ یہ جاننے کے لئے فرینک مارٹن (Frank Martin) کی لکھی ہوئی زیر نظر کتاب ایک مفید ذریعہ ہے۔ فرینک مارٹن پیشے کے اعتبار سے انجینئر تھے۔ وہ 1895ء سے 1903ء تک افغانستان کے چیف انجینئر رہے اور اس حیثیت میں انہوں نے پہلے امیر عبدالرحمٰن اور پھر ان کے بیٹے امیر حبیب اللہ کے قریب رہ کر کام کیا۔ اور پھر انگلستان واپس آ کر ان حالات پر کتاب لکھی۔ اس کتاب کی سب سے نمایاں بات یہ ہے کہ اس میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔

مصنف کی افغانستان آمد

1895ء میں اس وقت افغانستان کے بادشاہ امیر عبدالرحمٰن نے اپنے بیٹے سردار نصر اللہ کو انگلستان بھجوایا۔ اس کا مقصد انگریز حکومت سے مذاکرات کر کے انہیں آمادہ کرنا تھا کہ افغانستان کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ لندن میں اپنا سفارتی نمائندہ مقرر کر دے اور امیر عبدالرحمٰن وائسرائے ہند کے توسط کی بجائے براہ راست انگلستان کی حکومت سے اپنے معاملات طے کر سکیں۔ لیکن انہیں اس مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور انگریز حکومت نے ان کی درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اور جب سردار نصر اللہ وطن واپس گئے تو اپنے ساتھ ایک انگریز انجینئر کو بھی لے گئے۔ اس انجینئر کی افغانستان میں کچھ منصوبے شروع کرنے کے لئے خدمات حاصل کی گئی تھیں۔ یہ انجینئر اس کتاب کے مصنف فرینک مارٹن تھے۔

افغانستان کی سیاسی صورتحال

گزشتہ صدی کے آغاز میں افغانستان ایک انوکھی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر موجود تھا۔ کہنے کو ملک آزاد تھا اور ہندوستان میں موجود برٹش امپائر اپنی سرحدوں کو مغرب کی طرف بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔ لیکن یہ آزادی مشروط تھی۔ افغانستان کو اپنی خارجہ پالیسی کے مسائل سے خود نمٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ معاملات ہندوستان میں موجود وائسرائے کے ہاتھ میں تھے۔ امیر عبدالرحمٰن نے مختلف قبائل کو زیر کر کے ایک ملک میں شامل کر لیا تھا لیکن ایک ملک کا انتظامی ڈھانچہ موجود نہیں تھا۔ ملک میں کالج تھے اور نہ اخبارات اور رسائل کا کوئی وجود تھا۔ اس لاعلمی کے ماحول میں تاریخ اور اندرون ملک حالات کے متعلق معتبر روایات مشکل سے ہی محفوظ رہتی ہیں۔ اس پس منظر میں اس کتاب کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ 90 سال کے بعد اس کتاب کو ایک بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ 1998ء میں اسے لاہور سے Vanguard Books نے شائع کیا ہے۔

کتاب کا آغاز

کتاب کا آغاز اس منظر سے ہوتا ہے کہ مصنف شہزادہ نصر اللہ کے ہمراہ کوئٹہ کے راستے افغانستان میں داخل ہوتا ہے۔ ملک میں داخل ہوتے ہی ایک ڈھول پیٹنے والا ڈھول بجا کر اعلان شروع کر دیتا ہے کہ شاہی سواری آ رہی ہے۔ ہر گاؤں اور بستی کے باہر نمایاں افراد اکٹھے ہو کر نصر اللہ خان کا استقبال کرتے ہیں۔ کچھ وقت قندھار میں بسر کرتے ہیں اور پھر گھوڑوں پر سوار ہو کر کابل کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ دور دور تک گھاس تک نظر نہیں آتی اور قندھار تک تو کوئی باقاعدہ سڑک بھی موجود نہیں تھی۔ صدیوں سے سفر کرنے والوں کی آمد و رفت سے جو راستہ بن گیا تھا اسی پر چلنا پڑتا تھا۔ اکثر جگہوں پر راستے کے کنارے گھوڑوں اور اونٹوں کے ڈھانچے پڑے نظر آتے تھے۔ یہ وہ سواریاں تھیں جنہوں نے راستے کی سختیاں جھیلتے جھیلتے جان دے دی تھی۔

مصنف کے دور کا کابل

بہرحال سب راستہ طے کر کے قافلہ کابل پہنچا پھر مصنف نے دو ابواب میں اس دور کے کابل کی منظر کشی کی ہے۔ مارٹن بیان کرتا ہے کہ یہ شہر ایک وادی میں واقع ہے جس کے درمیان میں سے دریائے کابل گزرتا ہے۔ اس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ شہر کی گلیاں صرف تنگ ہی نہیں بلکہ گندی بھی ہیں کیونکہ ہر گھر کا گند باقاعدگی سے سامنے کی سڑک پر پھینک دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر وقت ماحول متعفن رہتا ہے۔ بارش ہو جائے یا برف پڑ جائے تو ان راستوں پر چلنا دوبھر ہو جاتا ہے۔

البتہ شہر کا شمال مغربی حصہ نیا اور بہتر بنا ہوا ہے۔ امیر کا محل اور شہزادوں کے گھر اسی حصے میں ہیں۔ جس کو توفیق ملتی ہے وہ پرانے شہر سے اس بہتر علاقے میں منتقل ہو جاتا ہے۔

بازار بھی گلیوں کی طرح تنگ بنے ہوئے ہیں۔ اگر سامان سے لدا ہوا اونٹ بھی گزر رہا ہو تو بازار سے گزرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ کابل میں آوارہ کتے بہت زیادہ ہیں لیکن ان کا وجود ایک لحاظ سے نعمت ہے۔ کیونکہ شہر کی گلیوں اور سڑکوں پر جتنا گند پھینکا جاتا ہے یہ کتے غلاظت کے ان ڈھیروں کو صاف کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ حکومت نے وسیع پیمانے پر ان کتوں کو مارنا شروع کیا۔ جب کتے نہ رہے تو گندگی اتنی بڑھ گئی کہ شہر میں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی اور لوگ مرنے لگے۔ یہ تحریر پڑھتے ہوئے خیال آتا ہے کہ پطرس بخاری نے بلاوجہ کتوں پر اعتراض کیا تھا کہ آخر ان کا فائدہ کیا ہے؟ وہ اپنے مشہور مضمون 'کتے' میں تحریر کرتے ہیں:-

"علم الحیات کے پروفیسروں سے پوچھا۔ سلوتروں سے دریافت کیا۔ خود سر کھپاتے رہے۔ لیکن سمجھ میں نہ آیا کہ آخر کتوں کا فائدہ کیا ہے۔ گائے کو لیجئے دودھ دیتی ہے۔ بکری کو لیجئے دودھ دیتی ہے اور مینگنیاں بھی۔ یہ کتے کیا کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ کتا وفادار جانور ہے۔ اب جناب وفاداری اگر اسی کا نام ہے۔ کہ شام سات بجے سے بھونکنا شروع کیا تو لگاتار بغیر دم لئے صبح کے چھ بجے تک بھونکتے چلے گئے۔ تو ہم لنڈورے ہی بھلے"۔

پطرس کتوں کی افادیت نہ پہچان سکے وجہ یہ تھی کہ انہوں نے انیسویں صدی کے اواخر کا کابل نہیں دیکھا تھا ورنہ کتوں کے خلاف مزاحیہ مضمون لکھنے کی بجائے ان کی تعریف میں کچھ نہ کچھ ضرور تحریر کرتے۔

شہر کے لوگوں کو دیکھ کر عمومی تاثر یہی پڑتا ہے کہ عرصے سے نہائے نہیں۔ حتیٰ کہ وہ امراء بھی جن کے چہرے صاف لگ رہے ہوتے ہیں ان کی بھی گردن میلی ہوتی ہے۔ عموماً کھاتے پیتے لوگ مہینے میں ایک

مرتبہ اور عام لوگ مہینے دو مہینے کے بعد نہاتے ہیں۔ البتہ ہر بڑے گھر میں حمام ضرور بنایا جاتا ہے اور سردیوں میں اس کے گرم کرنے کا بھی اچھا انتظام ہوتا ہے۔

افغانوں کا بنی اسرائیل سے تعلق

کتاب کا پانچواں اور چھٹا باب اس وقت کے افغان معاشرے کے طور طریقوں کے متعلق ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ فریک مارٹن واضح طور پر اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ افغان قوم کا تعلق درحقیقت بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل سے ہے۔ اور وہ اس نظریئے کی تائید میں افغان قوم کے خدوخال کو پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ان کی خمدار ناک (hooked nose) دھنسی ہوئی آنکھیں اور چہرے کے نقوش بنی اسرائیل سے گہری مماثلت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ بنی اسرائیل کے انبیاء کے نام اس علاقے میں بکثرت رکھے جاتے ہیں۔ ملک میں بعض پہاڑوں کے نام بھی بنی اسرائیل کے بزرگوں کے نام پر رکھے ہوئے ہیں مثلاً کوہ سلیمان۔ مارٹن کے مطابق جن کو افغان قوم سے کاروباری تعلق رہا ہو وہ بتا سکتے ہیں کہ ان کا کاروباری طرزعمل بھی بنی اسرائیل سے ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" میں اس بات پر تفصیل سے بحث فرمائی ہے کہ افغان اور کشمیری اقوام بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ نے اور بہت سے دلائل کے علاوہ افغانستان میں بسنے والوں کی شکل وشباہت کو بھی دلیل کے طور پر پیش فرمایا ہے۔
(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 97)

اور مارٹن بھی یہ بات محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے کہ اس قوم کا چہرہ مہرہ بنی اسرائیل سے مماثلت رکھتا ہے۔

تعلیم و تربیت

مصنف لکھتا ہے کہ زیادہ تر آبادی پشتو بولتی ہے لیکن چونکہ فارسی دربار کی زبان ہے اس لئے ہر صاحب حیثیت کے لئے فارسی بولنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ اسی طرح سکولوں میں فارسی پڑھائی جاتی ہے۔ اسکول کا مدارالمہام ایک مولوی ہوتا ہے۔ جو کہ ایک قالین کے درمیان میں بیٹھ جاتا ہے اور طلباء اس کے اردگرد آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہیں اور کتاب کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے ہیں۔ پڑھتے ہوئے آگے پیچھے ہلنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ عادت اتنی پختہ ہو جاتی ہے کہ بڑے ہو کر بھی ہلے بغیر پڑھ نہیں سکتے۔

بارہا ایسا ہوا کہ مصنف اسکول کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اندر سے اتنی دردناک چیخیں سنائی دیں کہ یقین ہو گیا کہ اندر کوئی قتل ہو رہا ہے لیکن اندر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ استاد صاحب بچے کو سزا دے رہے تھے۔ اس کام کے لئے اساتذہ 'آلہ اصلاح' یعنی ایک لچکدار بید ضرور اپنے پاس رکھتے ہیں۔

لیکن گھر میں عموماً بچوں پر بہت شفقت کی جاتی ہے۔ ان سے اتنا لاڈ پیار کرتے ہیں کہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ اس کے نتیجے میں بچے اکثر ماں باپ کو گالیاں دیتے نظر آتے ہیں۔ اور جب ایک عمر میں ان کی اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے تو غلط عادتیں پکی ہو چکی ہوتی ہیں۔

توہم پرستی

فریک مارٹن تحریر کرتے ہیں کہ یہاں کے لوگ بہت توہم پرست ہیں۔ روحوں، جنوں، پریوں، بھوتوں کا خوف ان کے خون میں رچا بسا ہوا ہے۔ مرد بھی رات کو کہیں اکیلے جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی رات کو کہیں اکیلا جا رہا ہو تو گاتا ہوا یا سیٹیاں بجاتا ہوا جاتا ہے تاکہ خوف کم ہو۔

افغانستان میں اپنے قیام کے آغاز میں مصنف کو شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا تھا۔ ان کے ساتھ ہندوستان کا ایک ملازم بھی تھا۔ ایک رات اس ملازم کے دل میں نہ جانے کیا سمائی کہ اس نے منہ پر سیاہی ملی اور ہونٹوں اور آنکھوں کے گرد سفید حلقے بنائے۔ ایک کھال کا بنا ہوا کوٹ الٹا کر کے پہنا اور دوسرا ٹانگوں کے گرد لپیٹ لیا۔ یہ سوانگ رچانے کے بعد سب سے پہلے اس کمرے کا رخ کیا جہاں چوکیدار رائفلوں سے مسلح ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے اس بلا کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔ رائفلوں کو استعمال تو کیا خاک کرنا تھا انہیں وہیں پر پٹخا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔ پھر اس ہندوستانی ملازم نے چائے بنانے والے ملازم کے کمرے کا رخ کیا۔ اس بیچارے نے جب اس دیو کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو چھلانگ ماری اور قریب ترین کھڑکی سے کود کر بھاگ گیا۔ اب ان ملازمین کی باری تھی جن کو خاص طور پر بادشاہ نے فریک مارٹن کا خیال رکھنے کیلئے بھجوایا تھا۔ انہوں نے جب یہ خوفناک شکل دیکھی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگنے کی فکر کی۔ مارٹن اس وقت امیر عبدالرحمن کے پاس گئے ہوئے تھے۔ وہ جب واپس لوٹے تو سب ملازمین ایک دوسرے کو بھاگنے کا الزام دے رہے تھے اور بحث کر رہے تھے کہ وہ بلا آخر کیا چیز تھی؟

افغان رات کو کمرے میں اکیلے نہیں سوتے اور سوتے وقت منہ کو رضائی یا چادر سے اچھی طرح لپیٹ لیتے ہیں۔ ایک دفعہ مارٹن کے پاس ایک ملازم آیا کہ وہ اب اپنے کمرے میں نہیں سوئے گا۔ کیونکہ رات کو ایک بھوت نے اس کی چارپائی اٹھائی اور ہوا میں گھمانے لگا حتیٰ کہ اسے چکر آ گئے۔ اور ساتھ ہی عجیب وغریب آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ جب پوچھا گیا کہ آخر اس نے دیکھا کیا تھا؟ تو جواب ملا کہ اس سارے عمل کے دوران میں نے آنکھیں بند رکھی تھیں اس لئے کچھ نہیں دیکھ سکا۔

نجومیوں کا اثر

مارٹن لکھتے ہیں کہ نجومیوں کی پیشگوئیوں کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ امیر اور شاہی خاندان نے بھی اپنے نجومی رکھے ہوئے ہیں۔ اہم کام شروع کرنے سے پہلے اور مستقبل کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے ان نجومیوں سے زائچہ نکلوایا جاتا ہے۔ ان کی اکثر پیشگوئیاں ذومعنی اور غیر واضح ہوتی ہیں۔ جن کے ایک سے زیادہ معنی لئے جا سکتے ہیں۔ (یہ صرف اس وقت نہیں ہوتا تھا۔ آج کل بھی اکثر اخبارات اور رسائل میں بھی 'آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا؟' یا 'آپ کا یہ دن کیسا رہے گا؟' کے عنوان سے بہت سے نجومی ایسی موشگافیاں کرتے ہیں)

خوابوں کی تعبیر بھی انہی نجومیوں سے کرائی جاتی ہے۔ امیر حبیب اللہ کی چار سے زیادہ بیویاں تھیں۔ ایک نجومی نے ایک خواب کی تعبیر اس طرح کی کہ انہوں نے چار کے علاوہ باقی بیویوں کو طلاق دے دی۔

جہاں نجومیوں کو انعام واکرام سے نوازا جاتا ہے وہاں بعض دفعہ ان کو اپنی جان کے لالے بھی پڑ جاتے ہیں ایک مرتبہ تین نجومیوں نے زائچہ نکال کر خبر دی کہ چند ماہ کے بعد ایک معین تاریخ کو افغانستان پر ایک تباہی آئے گی۔ ان کو امید تھی کہ امیر اس بات کو غیر معمولی اہمیت دے گا۔ لیکن بدقسمتی سے امیر اس دن کسی بڑی خبر سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ ان نجومیوں کو جیل میں ڈال دیا جائے۔ اگر اس معین دن ان کی بات صحیح نکلے تو انہیں انعام واکرام سے نوازا جائے لیکن اگر غلط نکلے تو ان کو سزائے موت دے دی جائے۔ اس دن ملک پر کوئی تباہی نہیں آئی۔ البتہ ان بیچارے نجومیوں پر ضرور تباہی آ گئی۔ انہیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔

امیر عبدالرحمن

کتاب کا ساتواں اور آٹھواں باب امیر عبدالرحمن کی شخصیت کے متعلق ہے۔ جب مصنف 1895ء میں افغانستان آئے تو امیر عبدالرحمن افغانستان کے بادشاہ تھے اور 1901ء میں ان کا انتقال ہوا۔ اس سے پیشتر کہ ہم ان کی شخصیت کا ذکر کریں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امیر عبدالرحمن وہ بادشاہ تھے جن کے حکم پر پہلی مرتبہ ایک احمدی کو مذہب کی بنیاد پر قتل کیا گیا تھا۔ احمدیت پر جان قربان کرنے والے یہ خوش نصیب حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب تھے جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے شاگرد تھے اور آپ ہی کی ہدایت پر قادیان گئے تھے اور اپنے استاد سے بھی قبل احمدیت قبول کر لی تھی۔

جس وقت فریک مارٹن پہلی مرتبہ امیر کی خدمت میں پیش ہوا تو اس وقت وہ ایک محل 'بوستان سرائے' میں مقیم تھے۔ جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل تھا۔ دربار میں بھی ایک بستر پر بیٹھتا تھا۔ بادشاہ کی موجودگی میں کرسی پر بیٹھنے کا اعزاز صرف ان کے دو بڑے بیٹوں کو ملتا تھا۔ اس کے بعد زیادہ اثر ورسوخ والے قالین پر بیٹھتے تھے اور باقیوں کو کھڑا رہنا پڑتا تھا۔ امیر عبدالرحمن کی زندگی کے آخری سال کو نکال کر، ان کی بیماری کے باوجود حکومت پر ان کی گرفت نہایت مضبوط تھی۔ وہ چاہے اپنے کمرے میں بھی چلنے سے قاصر ہوں ان کا دبدبہ پورے ملک میں موجود تھا۔ تمام ذمہ داریاں اور اختیارات ان کے ہاتھوں میں تھے۔ چاہے اہم عدالتی فیصلے ہوں، چاہے انتظامی تقرریاں ہوں یا پورے ملک میں بکھرے ہوئے جاسوسوں کی رپورٹیں پڑھنی ہوں یہ کام امیر عبدالرحمن خود کرتے تھے۔ اسی کے لئے انہیں رات گئے تک کام کرنا پڑتا تھا لیکن وہ یہ مشقت بھی برداشت کرتے تھے۔

لیکن سب کچھ ایک فرد واحد کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے ملک میں باقاعدہ حکومتی ڈھانچہ نہیں بن سکا تھا اور معاملات اکثر اوقات افراتفری کا شکار رہتے تھے۔ ذمہ دار حکومتی افسران کا گروہ سرے سے موجود ہی نہیں تھا۔ مارٹن مزید بیان کرتے ہیں کہ جو تھوڑے بہت اختیارات چند افسران کے ہاتھ میں تھے وہ قریباً سب کے سب ان کے ناجائز استعمال کے مرتکب ہوتے تھے۔ جب دو اشخاص یا گروہوں کا اختلاف ہوتا تو جو اپنا موقف امیر تک پہلے پہنچا دیتا عموماً جیت اسی کی ہوتی تھی اور امیر تک رسائی کے لئے رشوت کا بازار گرم رہتا تھا۔

دردمند دلوں سے نادار مریضان کیلئے عطیات کی خصوصی اپیل

مریضوں کی دیکھ بھال ان کی خبر گیری اور علاج معالجہ ہماری دینی تعلیم کا اہم حصہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بیمار تھا لیکن تم نے خبر نہیں لی اور مراد اللہ تعالیٰ کے بے کس بندے ہیں۔ جماعت اس دینی تعلیم کی روشنی میں دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے ہمہ وقت مصروف عمل رہتی ہے اور ہزاروں لوگ ہر سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مفت علاج معالجے کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ملک میں موجودہ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے نادار مریضوں کا علاج بے حد مشکل ہو رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں دل کھول کر عطیات پیش کریں تاکہ آپ کے عطیات سے مستحق مریض علاج کروا سکیں اور یہ نیکی آپ کی صحت کیلئے صدقہ اور دعا کا موجب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت نازل فرمائے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ گگو منڈی ضلع وہاڑی (متخصص عربی) کو مورخہ 26-اکتوبر 2002ء بروز ہفتہ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "شازل احمد رضوان" تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم شیخ محمد ارشد صاحب زعیم انصاراللہ دارالصدر شرقی (ب) کا پوتا اور مکرم محمد اشرف صاحب دارالیمن غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی، خادم سلسلہ ہونے اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری کرامت اللہ صاحب کارکن کمیٹی آبادی تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے داماد مکرم عابد انور خادم سیکرٹری دعوت الی اللہ خدام الاحمدیہ U.K ساؤتھ ریجن کو خدا تعالیٰ نے 24-اکتوبر 2002ء بروز جمعرات بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام مریم خولہ انور تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مریم مکرم ملک محمد انور صاحب مرحوم آف لاہور کینٹ کی پوتی ہے۔ احباب سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نمائندہ مینیجر الفضل کا دورہ برائے اشتہارات

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل برائے شعبہ اشتہارات راولپنڈی، اسلام آباد، ہری پور ہزارہ، نوشہرہ، مردان، پشاور کا دورہ کر رہے ہیں۔ امراء کرام، مربیان کرام، صدر صاحبان، معلمین صاحبان، عہدیداران جماعت احمدیہ و کاروباری احباب کو زیادہ سے زیادہ تعاون کرنے کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بازیافتہ پاسپورٹ

کسی دوست نے ایک عدد پاسپورٹ دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا ہے۔ جن صاحب کا ہو دفتر سے رابطہ کر لیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ بالی

ایک طلائی بالی چند روز قبل بازار میں گر گئی تھی۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے ممنون فرمائیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔
B.Pharmacy ` BS(IT) BCS` BBA `MA-BS`BFA`BBA`MSc B.com` BA` MBA` MAA` M.Com درخواست فارم 9 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 25-اکتوبر۔

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج (NUML) ایچ نائن اسلام آباد نے مختلف زبانوں میں M.Phil، Ph.D (آنرز) بیچلرز BBA`BS`CS ماڈرن لینگویجز ایڈوانسڈ ڈپلومہ برائے علاقائی زبانیں، سرٹیفکیٹ وغیرہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے دیکھئے جنگ 28-اکتوبر۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین میں شدید جھڑپوں میں کیپٹن سمیت 12 فوجی ہلاک اور 9 مجاہد جاں بحق ہوگئے۔ سرینگر میں ہڑتال کی گئی۔

دراندازی میں کمی کا اعتراف بھارتی نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے دراندازی میں کمی کا اعتراف کیا ہے اور مقبوضہ کشمیر میں حالیہ انتخابات کے موقع پر تعینات کئے گئے اضافی فوجی دستوں کو واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔

مذاکرات کا امکان مسترد بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے امکان کو پھر مسترد کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے بی بی سی سے ایک انٹرویو میں کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں دراندازی میں کمی واقع ہوئی ہے تاہم مذاکرات کیلئے حالات پوری طرح سازگار نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ استصواب صرف کشمیر میں کیوں ضروری ہے۔ پورے برصغیر میں کیوں نہ کرایا جائے۔

شمالی عراق پر بمباری امریکی اور برطانوی طیاروں نے شمالی عراق پر بمباری کی۔ عراقی طیارہ شکن توپوں نے امریکی برطانوی جنگی طیاروں کو نشانہ بنانے کیلئے گولہ باری کی۔

بھارت کا نیا آرمی چیف بھارت نے جنرل این سی وج کو نیا آرمی چیف نامزد کیا ہے۔ ان کا تعلق ڈوگرہ رجمنٹ سے ہے۔ 31 دسمبر کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔

اسرائیل میں مزید انتہا پسند حکومت لیبر پارٹی کی شیرون سے علیحدگی کے بعد اسرائیل میں مزید انتہا پسند حکومت بننے کا خطرہ ہے۔

دنیا میں پانی کا بحران اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں ایک ارب لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں اور آئندہ آنے والے دنوں میں پانی کی ضرورت بڑھتی جائے گی۔ صاف پانی سے محرومی کا بحران مزید سنگین ہونے کا خطرہ ہے۔ پانی کی کمی سے سب سے زیادہ غریب لوگ متاثر ہوتے ہیں۔

سسلی میں آتش فشاں اٹلی کی حکومت نے آتش فشاں پہاڑ سے لاوا پھٹنے اور زلزلے آنے کے بعد سسلی کے کچھ علاقوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ خطرے کے پیش نظر 1000 افراد مکانات چھوڑ کر دوسری جگہ پر منتقل ہو گئے ہیں۔

طالبان لیڈروں کی گرفتاری افغانستان کے بارے میں امریکہ کے خصوصی ایلچی نے کہا ہے کہ پاکستان میں طالبان اور القاعدہ کے لیڈروں کو پکڑا جا رہا ہے اور اب افغانستان میں کوئی انتہا پسند گروپ موجود نہیں۔ نئی دہلی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالبان ارکان افغانستان سے پاکستان کے قریبی علاقوں میں چلے گئے امید ہے گرفتار کر لئے جائیں گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 7 نومبر 2002ء

12-40 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	خطبہ جمعہ
3-30 a.m	درس القرآن کلاس
4-00 a.m	ہماری کائنات
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m	درس القرآن کلاس
7-00 a.m	واقفین نو کا پروگرام
8-00 a.m	چلڈرنز کلاس کینیڈا
9-00 a.m	المائدہ
10-00 a.m	تلاوت قرآن کریم
10-10 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی سروس
1-00 p.m	المائدہ
1-25 p.m	مجلس سوال و جواب
2-25 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-00 p.m	درس القرآن کلاس
5-35 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-25 p.m	مجلس سوال و جواب
7-25 p.m	بنگلہ سروس
8-30 p.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

ربوہ میں اپنی نوعیت کی واحد دکان
پنکھے، فوم کے گدے، چپ بورڈ، پلائی وڈ، لیمینیشن رنگ و روغن، گولہ لکڑی اور ہارڈ ویئر کا سامان بارعائت خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
(سابقہ داؤد آئرن سٹور)
زاہد ٹریڈرز
اقصیٰ روڈ ربوہ نزد بلند بنک
فون نمبر 213711

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
100% خالص معجون و مرکبات مشروبات و عرقیات نیز جڑی بوٹیاں صاف ستھری اور بارعائت طلب فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	2-نومبر	زوال آفتاب :	11-52
ہفتہ	2-نومبر	غروب آفتاب :	5-21
اتوار	3-نومبر	طلوع فجر :	5-01
اتوار	3-نومبر	طلوع آفتاب :	6-23

قومی اسمبلی کی خواتین نشستوں کا اعلان

الیکشن کمیشن نے قومی اسمبلی میں خواتین کے لئے مخصوص 60 نشستوں پر کامیاب ہونے والی ممبرات اسمبلی کا اعلان کر دیا ہے۔ مسلم لیگ (ق) نے سب سے زیادہ 22 نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔ پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز نے 15 اور مجلس عمل نے 12 سیٹیں جیت لیں۔ جبکہ مسلم لیگ (ن) نے تین، نیشنل الائنس نے تین اور قومی موومنٹ نے بھی تین سیٹیں جیتی ہیں۔ اس طرح قومی اسمبلی کی 342 نشستوں میں (ق) لیگ کی 117، پیپلز پارٹی کی 80 اور مجلس عمل کے ارکان کی تعداد 65 ہوگئی ہے۔

پیپلز پارٹی کے امین فہیم پارلیمانی لیڈر نامزد۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے مخدوم امین فہیم کو قومی اسمبلی میں پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کا پارلیمانی لیڈر نامزد کر دیا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے انہیں اسلام آباد میں منعقد ہونے والے پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی، فیڈرل کونسل اور پی پی پی کے نومنتخب اراکین اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے ٹیلی فون کے دوران پارلیمانی لیڈر نامزد کرنے کا اعلان کیا۔ شرکاء اجلاس نے مخدوم امین فہیم کی نامزدگی کے فیصلے پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

لیگل فریم ورک آرڈر میں لچک پیدا کرنا ہو گی

مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آئینی ترامیم کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ کوئی بحران اور ڈیڈ لاک پیدا نہ ہو۔ اگر ضرورت پڑی تو سیاسی جماعتوں اور حکومت کو آمنے سامنے بٹھا کر بات کی جاسکتی ہے اپنی رہائش گاہ پر این این آئی سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت سے میں نے چھ نکاتی اعلامیہ پر بات چیت شروع کر دی ہے مجھے پوری امید ہے کہ حکومت سے رعایت لینے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ جو چیزیں ملکی مفاد میں ہیں انہیں مان لینے سے حکومت پریشان نہیں ہوگی۔ لیگل فریم ورک آرڈر پر حکومت اور سیاستدانوں کو لچک پیدا کرنا ہوگی۔

پٹرول کی قیمتوں میں کمی اور ڈیزل مہنگا۔

تیل کمپنیوں کی مشاورتی کمیٹی نے مختلف پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں معمولی کمی کر دی ہے۔ نئی قیمتوں کے تحت پٹرول کی قیمت 35.61 سے 35-21، ایچ او بی سی کی قیمت 40.11 سے 39.70، مٹی کے تیل کی قیمت 19.27 سے 19.23 روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔ جبکہ لائٹ ڈیزل کی قیمت 17.83 سے بڑھ کر 17.88 روپے فی لٹر کردی گئی ہے۔

ہر شخص نے خود کو وزیراعظم سمجھنا شروع کر دیا

صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے قائدین باہمی اتفاق رائے سے قومی حکومت تشکیل دے دیں تو اس سے جمہوریت پروان چڑھ سکتی ہے۔ جب ہر شخص خود کو وزیراعظم سمجھنا شروع کر دے اور عوام کے مفادات کو نظر انداز کر دیا جائے تو اس سے جمہوری اداروں اور جمہوریت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا سیاستدانوں کو جو کام انتخابات سے پہلے کرنا چاہئے تھا وہ لوگ اب کر رہے ہیں۔

مشرف کی 29 ترامیم کی توثیق نہیں کرتے

بے نظیر بھٹو نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلیاں کی گئیں صوبوں میں بنیاد پرستوں کو آگے لانے کے لئے تمام جمہوریت پسند پارٹیوں کا راستہ روکا گیا۔ واشنگٹن پوسٹ کے ایڈیٹروں اور رپورٹروں کے ساتھ ایک میٹنگ میں انہوں نے کہا کہ مشرف نے آئین میں 29 ترامیم کی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی توثیق کریں۔ لیکن ہم انہیں اور ان کی ترامیم کو تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم ایم اے سے آئینی ترامیم پر بات ہو رہی ہے ان کے ساتھ حکومت میں شامل نہیں ہوں گے۔

بھارت میں متعین امریکی سفیر کا بیان غلط سوچ پر مبنی ہے

پاکستان نے بھارت میں امریکی سفیر رابٹ بلیک ول کے اس بیان کو بالکل غلط قرار دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی دہشت گردی کے پیچھے بیرونی ہاتھ ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی سفیر اس سے قبل بھی بھارت میں لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اسی قسم کے بیانات دیتے رہے ہیں۔ اس قسم کے بغیر سوچے سمجھے بیانات ضرور پیچیدگیاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ یہ امریکی سفیر کا کام نہیں کہ وہ پاک بھارت تعلقات کے بارے میں بیان داغیں۔ اس کی بجائے وہ اپنی توجہ بھارت امریکہ تعلقات پر مرکوز رکھیں۔

فلور کراسنگ ایکٹ کو ختم کرنے کا اصولی فیصلہ

وزارت قانون و انصاف نے آئین کے آرٹیکل 163 جو فلور کراسنگ پر پابندی کے بارے میں ہے سے متعلق ایک آرڈیننس صدر مملکت کی منظوری کے لئے بھیج دیا ہے قابل اعتماد ذرائع نے این این آئی کو بتایا کہ حکومت نے اس ایکٹ کو ختم کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ آئندہ 24 گھنٹوں میں اس حوالے سے نیا آرڈیننس جاری ہونے کا امکان ہے۔

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحانات کا شیڈیول

پنجاب بھر میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ سالانہ امتحانات 2003ء کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق میٹرک کے امتحانات یکم مارچ 2003ء اور جماعت نہم کے امتحانات 25 مارچ سے شروع ہوں گے۔ جن کے لئے بغیر لیٹ فیس داخلہ فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ریگولر امیدواروں کے لئے 21 دسمبر 2002ء، پرائیویٹ امیدواروں کے لئے 11 دسمبر 2002ء۔ دوگنی فیس کے ساتھ 13 جنوری 2003ء تک اور تین گنا فیس کے ساتھ 29 جنوری 2003ء تک ہے۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحانات 26 اپریل 2003ء کو شروع ہوں گے جن کے لئے ریگولر امیدوار بغیر لیٹ فیس کے 15 فروری 2003ء تک اور پرائیویٹ امیدوار 5 فروری 2003ء تک داخلہ فارم جمع کرا سکتے ہیں۔ جبکہ دوگنی فیس کے ساتھ 15 مارچ 2003ء تک اور تین گنا فیس کے ساتھ 25 مارچ 2003 تک داخلہ فارم جمع کروا سکتے ہیں۔

ماہ رمضان میں سرکاری دفاتر کے اوقات۔

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ رمضان کے مہینے میں دفتری اوقات صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک جبکہ جمعۃ المبارک کے دن صبح 8 بجے سے دوپہر 12 بجے تک ہوں گے۔

پارلیمنٹ کی خود مختاری، حقیقی جمہوریت اور آئین کی بالادستی

پارلیمنٹ میں پہنچنے والی تمام اہم جماعتوں میں حکومت سازی کے لئے ہونے والے مذاکرات اور ملاقاتوں میں اس امر پر اتفاق رائے ہو چکا ہے کہ ہر قیمت پر پارلیمنٹ کی خود مختاری، حقیقی جمہوریت کی بحالی اور آئین کی بالادستی قائم ہو اور یہ فیصلہ بھی ہو جانا چاہئے کہ ہماری منزل پارلیمانی جمہوریت ہے۔

مجلس عمل سے ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے مشیر اور امریکہ کے محکمہ خارجہ کے پالیسی پلاننگ کے شعبہ کے سربراہ رچرڈ ہیس نے کہا ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے منتخب ہونے سے ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ وہ سرحد اور بلوچستان میں حکومتیں بنائے گی اور ہم دیکھیں گے کہ جب مجلس عمل اقتدار میں آئے گی تو وہ کیا طرز عمل اختیار کرتی ہے۔

حب جدوار

ہر قسم کے سر درد کیلئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک۔

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ (رجسٹرڈ)

Ph: 04524-212434, Fax: 213966

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855

☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845

☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

☆ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی

☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد۔ 041-638719

☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

FAX:219065 ☎291024

ربوہ آئی کلینک

رمضان المبارک میں کلینک کے اوقات

صبح 10 بجے تا 4 بجے تک ہونگے

کنسلٹنٹ آئی سرجن ڈاکٹر خالد تسلیم

ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے دار الصدر غربی ربوہ فون نمبر 04524-211707

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61